اخبار نور افشاں لودہانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۹ — مطبوعہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۸ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ۔۔۔ عہ/۱۱

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک ۔۔۔ عـہ

" دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی ۔۔۔ عـہ

" ایک شخص کے نام سات کاپی کے وامر صول ہونیپر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ؞

ایڈیٹوریل

ہم اپنے ناظرین باتمکین کے ملاحظہ کے لئے مولوی رفیع الدین احمد صاحب وائس پریزیڈنٹ انجمن اسلام لورپول کے اُس لکچر کو جو انجمن حمایت اسلام لاہور کے ماہواری رسالہ بابت ماہ ذیقعد میں شائع ہوا اور جس کا کچھ ذکر گذشتہ نمبر نور افشاں میں کیا گیا بلا کم و کاست درج اخبار کرتے ہیں جس سے ہمارے مسیحی ناظرین کو خصوصاً اور منصف مزاج غیر مسیحیان کو عموماً معلوم ہوسکیگا کہ علمائے اسلام پر انجیلی تعلیم کے نور کا پرتو کہاں تک پڑا ہے اور کہ کس طرح اُسکے اثر سے متاثر ہو کر وے فی زماننا قرآنی تعلیم کی اصلاح کے خیال میں اُسکی کیسی کیسی شرحیں اور تفسیریں حسب زمانہ کر رہے ہیں۔ مگر ممکن نہیں کہ پُرانہ دیگچہ قلعی کی جھلک سے نیا بن جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ قولہ اور اقول کے جھگڑے میں پڑنے سے یہہ بہتر ہوگا کہ مولوی صاحب موصوف کے ہر ایک قول و خیال کے ساتھ ہم بریکٹ میں اپنی رائے اور مختصر جواب لکھتے جائیں اور یوں ہر ایک بات کا مطلب بخوبی ناظرین کو معلوم و مفہوم ہو جائیگا ؞

نقل از لورپول مرکیوری مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء

وہو ہذا

کل صبح لورپول مسلم انسٹیٹیوٹ میں جو بروگھم پلیس ویسٹ ڈربی روڈ پر واقع ہے۔ مولوی رفیع الدین احمد صاحب سابق نائب صدر انجمن اشاعت الاسلام لنڈن نے اصولِ اسلام پر لکچر دیا۔ مسٹر ڈبلیو ایچ کوئیلم بی اے نے نماز کرائی۔ اُس میں چند ایک گیت (گیت کیوں؟ اسلام تو سکھلاتا ہے انغناء اشد من الزناء) ؟) دُعا اور قرآن کی ایک سورت پڑھی۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں اس بات کے ظاہر کرنیکی کوشش کی کہ اس مُلک (انگلستان) میں غلط فہمی اور تعصب کی وجہ سے مذہب اسلام کو ایک بناوٹی صورت میں ظاہر کیا جاتا رہا (کیا آپ یا اور کوئی حق جو یہہ خیال کرسکتا ہے کہ درحالیکہ اہل اسلام کو تو کبھی یہہ توفیق اور خواہش نہ ہوئی مگر محقق علمائے یورپ نے قرآن کا ترجمہ اپنی ملکی چودہ زبانوں میں کر دیا الخ جو کوئی آسان کام نہ تھا تو کیا وے سب غلط فہم اور متعصب تھے ؟ ہرگز نہیں۔ مگر اُنہوں نے قرآن کی حقیقت کو دریافت کر لیا اور دوسروں کو دریافت کر لینا آسان کر دیا) کہ اسلام کی اصلی صورت کیا ہے) اِس مذہب کے اعلیٰ اصول خداوند تعالیٰ کی توحید (جیسا ہم آج کل برہمو سماج دیو دھرمی وغیرہ کی توحید کا ذکر سن رہے ہیں اور خلافِ ثلاثتہ الکتب عقل ناقص کی ایک فرض کی ہوئی محض توحید ہے) اور عام انسانوں سے محبت اور اخوت ہیں۔ (یہہ تو صریح خلاف ہے محمدی

طبیعت وخاصیت تو اشداء علی الکفار ورحماء بینھم ہی ہے آپ ناحق قلعی چڑھاتے ہیں) خواہشات نفسانی پر غالب آنا۔ (یہہ بھی محض غلط ہے خود بانیٔ اسلام خواہشات نفسانی پر غالب نہ آئے۔ ناواقفوں کو دھوکہ دیتے ہو) اپنے خالق کی حمد وثنا کرنا اور قیامت کے دن اپنے افعال کا جوابدہ ہونا بھی اسلام کے اصولوں میں داخل ہیں (حمد وثنا پر نہ بھولیں لا احصی ثناء علیک پر ذرا غور کریں معلوم نہیں آپ لوگ قیامت کے دن کیونکر جوابدہ ہونگے حالانکہ بقول آپکے انبیا نفسی نفسی پکارتے ہونگے۔ افسوس اہل اسلام اپنی حالت پر گناہ پر ذرا نہیں سوچتے اور خدائے عادل کے حضور میں جوابدہی کرنے پر تلے ہوئے ہیں!) حضرت محمد الرسول اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قربانی کے مسئلہ کو غلط قرار دیا) یہی اُنکے رسول اللہ نہونے کی قطعی دلیل ہے اگر ہوتے تو یسعیاہ اور یحییٰ کے ساتھ موافقت کرکے اقرار کرتے کہ وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا اور کہتے "دیکھو خدا کا برہ جو دنیا کے گناہ اُٹھا لیجاتا ہے حضرت کا اُن مُلہم گواہوں کے خلاف اس مسئلہ کو غلط ٹھہرانا ذرہ بھر بھی قدر و وقعت نہیں رکھتا) اور فرمایا کہ اسکے ماننے والے اپنے افعال کے ذمہ وار نہیں ٹھہرتے (لیکن کیا اس حکم کی ذمہ واری کچھ کم ہے کہ خداوند مسیح نے فرمایا کہ جہان کا نور میں ہوں جو میری پیروی کرتا ہے تاریکی میں نہ چلیگا؟ لیکن ساتھ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پہلے پیغمبروں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا۔ (اگر عزت کی نگاہ سے نہ دیکھتے تو مطلب بر آری کیونکر ہوسکتی یہہ ایک چترائی کی پالسی تھی جیسا کہ ہندو اور دیو دھرمی وغیرہ کرتے ہیں) کثیر الازدواجی کی تائید میں مسلمانوں کے عام خیال کی نسبت مولوی صاحب نے بیان کیا۔ کہ آنحضرت کے وقت میں ایک سے زیادہ عورتیں کرنے کا عام رواج تھا۔ آنحضرت نے اس رسم کی تائید نہیں کی بلکہ آپکی تعلیم اسکی بیخ کنی پر مبنی تھی (مولوی صاحب کو سوچکر ایسی خلاف بیانی کی جرات کرنی تھی تائید نہیں کی تو کیوں کہا فانکحوا ما طاب لکم من النساء؟ مسلمانوں کو تو چار تک کر لینے پر محدود کر دیا لیکن اپنے لئے خالصۃ لک من دون المومنین کا حیلہ ٹھہرا کے جتنی عورتیں انکا جی چاہے حلال کر لیں۔ کیا اسیکا نام بیخ کنی ہے؟ خدا سے ڈر کے باتیں کرنا چاہئے) کہ دو عورتیں کرنیکی حالت میں انصاف وحق رسی غیر ممکن ہے (یہہ سچ کہا لیکن یہہ آج کل انجیلی تعلیم کا اثر ہے جو مسلمانوں کو ایسا کہنے پر مجبور کر رہا ہے تو بھی یہہ صرف کہنے کی باتیں ہیں دیکھئے سلطان روم خلیفۃ الاسلام کے ہاں ۴۴ منکوحہ بے بیان اور ۲۵۰ حرم میں رکھے ہوئے ہیں) لکچرار صاحب نے اس بات کی تردید کی کہ اسلام نے عورتوں کی بیقدری کی۔ (اسلامی ممالک میں عورتوں کی بیقدری جیسی کچھ ہے محتاج بیان نہیں قرآن نے تو انہیں حرث لکم ٹھہرایا اور بیقدری کیا ہوگی؟) قرآن اور دیگر کتابوں سے روایتیں نقل کرکے انکی عزت اور قدر کرنا ثابت کیا (لیکن قرآن اور دیگر کتابوں ہی سے انکی بیقدری ثابت ہوتی ہے) اور یہہ بھی کہا کہ دین اسلام پر شہوانی بہشت کا الزام جو لگایا گیا ہے سراسر بے بنیاد ہے۔ (بے بنیاد کیونکر ہے جبکہ قرآن میں لکھا ہے۔ فیھن قاصرات الطرف لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان۔ اور پھر ان للمتقین مفازا وحدائق واعنابا وکواعب اترابا وکاسا دھاقا اس سے زیادہ شہوانی بہشت اور کیا ہوگا؟ مولوی صاحب ناواقفوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں) قرآن شریف جیسا دین اسلام کے لئے ہے ویسا ہی ایک فلسفی کے لئے ہے۔ اسے روحانی اور مذہبی امورات سے ہی سروکار نہیں بلکہ سوشیل اور مورل سے بھی۔ (فلسفی کے سامنے تو قرآن دو دم بھی نہیں کھڑا رہ سکتا روحانیت کچھ اُس میں ہو تو ظاہر کیجئے اور سوشیل اور مورل کی نسبت اہل اسلام کی سوشیل اور مورل حالت دیکھنے سے ہر کوئی اندازہ کر سکتا ہے کہ قرآن کی تاثیر ان دونوں باتوں میں کیسی ظاہر ہے) اسنے مسلمانوں کو ہر طرح سے اپنی ذاتی خواہشوں پر غالب آنیکی ترغیب دی۔ (تب ہی تو انکو مال غنیمت اور لوٹ کی عورتوں کو بلا نکاح رکھنے اور بچوں کو لونڈی غلام بنانیکی اُس نے اجازت دی ذاتی خواہشوں پر غالب آنیکی کیا خوب ترغیب ہے) مولوی صاحب نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہیں عیسائی صاحبان فردوس کو ایک پبلک ہوس جس میں وائین اور بیر کے تالاب لہرتے ہوں نہ سمجھ لیں۔ (آپکا ڈرنا بجا ہے کیونکہ قرآن سکھلاتا ہے مثل الجنۃ التی وعد المتقون فیھا انھار من ماء غیر آسن وانھار من لبن لم یتغیر طعمہ وانھار من خمر لذۃ للشاربین وغیرہ مگر عیسائی ایسے بہشت کو ہرگز بہشت تصور نہیں کرتے بلکہ وے اُس فردوس کے خواہاں ہیں جس کا ذکر مکاشفات میں پایا جاتا ہے۔ یہہ فردوس تو خواہ پبلک ہوس ہو یا اور کچھ محمدیوں ہی کو نصیب رہے) آپ نے ایسے دوزخ کی جو عموماً بیان کیا جاتا ہے سخت مذمت کی اور کہا کہ وہ دوزخ اُس محبت اور پیار کے لایق نہیں جو اہل اسلام کو خدا کے نام سے ہے (شاید وہ دوزخ ہوگا جو ھل من مزید پکارتا ہے اور پُر نہیں ہوتا جبتک محمدی خدا اپنا پاؤں اُس میں داخل نکرے۔ قلعی تو آپ نے کوشش کرکے پرانے دیگچہ پر خوب چڑھائی لیکن عیسائی اُس کو کھرچ کر وہی پرانا مسی دیگچہ دکھلا دینے کو تیار رہیں ہے)

دوست ہند ہیرہ مطبوعہ ۱۲ ستمبر جارے ہیں

بیان پرچہ ۲۸ اگست کے پرچہ میں دربارہ روس کے چیلخانوں اور قیدیوں کے جنہیں انجیلی تعلیم دینے کا ذکر تھا شایع ہوا تھا یوں خامہ فرسائی کرتا ہے کہ "ہمارے ہمعصر کو اگر رات دن خیال ہو تو یہی ہو کہ ملک عیسائیوں سے بھر جائے خدا کو بھولکر اسکے بیٹے پر ایمان لائے۔ شراب اور چرٹ سے کام لے۔ کھڑا ہو کر وحشیوں کی طرح دھاریں لگائے یہہ عیسائی ریفارمروں کے خیالات ہیں جیسے کہ مغلیہ عہد میں قاضیوں کے ہوا کرتے تھے"۔ دوست عیسائی ریفارمروں کو مغلیہ عہد کے قاضیوں سے مشابہ کرنا اسکے تعصب و ناواقفیت کی دلیل ہے۔ بیشک ہم کو نہ صرف رات دن یہہ خیال ہے کہ ملک عیسائیوں سے بھر جائے بلکہ اسکے لئے شب و روز خدا سے دعا مانگتے ہیں اور کامل یقین رکھتے ہیں کہ ایساہی ہوگا دیکھئے یوحنا ۱۰۔ ۱۶۔ ہم اپنے ہمعصر کو صلاح دیتے ہیں کہ اگر وہ عیسائی ریفارمروں کے خیالات دریافت کرنا چاہتے ہیں تو مناسب ہے کہ پہلے انجیل کو ذرا بغور پڑھیں اور تب انکو معلوم ہوجائیگا کہ جن باتوں پر آپ نے اعتراض کیا ہے وہ کیسے بے بنیاد ہیں اور مسیحی دین سے آپ کا محض ناواقف ہونا ظاہر کرتی ہیں۔ کیا آپ نے کسی مسیحی کو یہہ کہتے سنا اور انکی کسی کتاب میں دیکھا کہ لوگ خدا کو بھول جائیں اور صرف اسکے بیٹے (یسوع) پر ایمان لائیں؟ یہہ کیسی واہیات بات ہے۔ بہت برس گذرے جب ایک نیم وحشی آدمی نے ایک مشنری صاحب سے یہہ ہی سوال کیا تھا کہ "کیا ہم خدا کو چھوڑیں اور یسوع کو قبول کریں؟ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں بھی اب تک ایسے ابلہ خیال پائے جاتے ہیں مسیح نے ہمیشہ اپنے شاگردوں کو یہہ تعلیم دی کہ "تم خدا پر ایمان لاتے ہو مجھ پر بھی ایمان لاؤ" بس "جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اسکی ہے اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا حیات کو نہ دیکھیگا بلکہ خدا کا قہر اُس پر رہتا ہے"۔ لیکن جو بیٹے سے دشمنی رکھتا اور اُسکو رد کرتا ہے اسکو خدا باپ سے کچھ علاقہ نہیں ہے۔ رہا کھڑا ہو کر دھاریں لگانا اور شراب اور چرٹ سے کام لینا۔ یہہ آپ کی مرضی ہے۔ انجیل تو کسی کو یہہ تعلیم نہیں دیتی شاید آپ کو ایسے ہی لوگوں کے دیکھنے کا اتفاق پڑا اور انجیل یا انجیلی مسیحیوں کے دیکھنے اور ملنے کا کبھی موقع نہ ہوا۔ اعتراض ذرا سوچ سمجھکر کرنا چاہئے ایسی باتوں سے مطلب براری ہرگز نہیں ہوسکتی +

پُلِ تواریخ

سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۲۶

اِس چھٹی صدی کو کیا نام دیں؟ ہم اس کو محراب اگسٹین و انگلنڈ کا مسیحی ہونا کہینگے۔ ہم اس وقت تواریخ عام پر متوجہ نہونگے بلکہ جہانتک ممکن ہوا اپنی تحقیقات کی پیروی ملک انگلستان کے تواریخی واقعات کے ساتھ کرینگے۔ یہہ باتیں قابل یاد ہیں کہ کیونکر پوپ گریگوری اوّل نے اپنے پوپ مقرر ہونے سے پہلے انگلش لوگوں کے بچوں کو جو روم میں غلام بننے کو فروخت ہونے کے لئے لیجائے گئے تھے بازار میں کھڑے دیکھا اور خیال کیا کہ انہیں انگلس نہیں بلکہ انجلس یعنے فرشتے کہنا زیبا ہے۔ اور کس طرح اس نے بذات خود ایک مسیحی مشنری بنکر انگلنڈ میں پہنچنے کی کوشش کی مگر اس وقت کے پوپ نے اسکو واپس بُلا لیا۔ اور کس طرح اس نیک شخص نے (کیونکہ گریگوری اوّل ایک نیکنام آدمی تھا) جس نے کلیسیا کی علی العموم سرداری کا انکار کیا اور بے خطائی کا خیال اُس نے کبھی خواب میں بھی نہ کیا) جبکہ پوپ کے عہدہ پر مقرر ہوا اگسٹین کو ہمراہی چالیس منکوں اور بعض پریسٹوں کے انگلو سکسن کے لئے مشنری بنا کے بھیجا۔ اور کس طرح اگسٹین اور اُس کے رفقا تھنٹ میں اُترے اور وہاں سے اتھلبرٹ شاہ کینٹ کو پیام بھیجا۔ اور کیونکر اتھلبرٹ بادشاہ اگسٹین کی منادی سننے کو رضامند ہوا۔ مکرم بیڈ اس سین کا بیان جو اپنی تواریخ میں لکھتا ہے قابل غور و لحاظ ہے بادشاہ ایک درخت اوک کی سایہ میں بیٹھا ہوا ہے اسکے چوگرد سرداروں کا حلقہ ہے۔ اور مشنری جلوس اُسکے نزدیک چلا آتا ہے۔ ایک شخص کے ہاتھ میں رو پہلا کراس اور دوسرا اپنے ہاتھ میں ایک چوبی صلیب لئے ہوئے ہے اور انکے بعد اگسٹین قدوقامت میں بلند اپنے منک لوگوں کے آگے چلتا ہوا اور منک اور پریسٹ حمد گاتے ہوئے چلے آتے ہیں۔ اگسٹین انجیل کی منادی کرتا۔ ترجمان سمجھاتا جاتا اور بادشاہ سن رہا ہے۔ اور سنکر آخر کو جواب دیتا ہے "یہہ سب بہتر باتیں ہیں لیکن میں اپنے مذہب کو ایک دم سے نہیں بدل سکتا"۔ ہرچند کہ اتھلبرٹ نے اپنے مذہب کو بدلا لیکن بیشک ہے کہ یہہ تبدیلی اگسٹین کے وعظ کے باعث ہوئی۔ بلکہ اس کا باعث وہ شیریں وعظ ہے جو اسنے اپنی نوجوان ملکہ برتھا کے مُنہہ سے جو ڈیوک آف پیرس کی بیٹی تھی اور مسیحی تھی اپنے محل میں سُنا۔ گریگوری نیک کی طرف سے اور بہت مشنری انگلنڈ میں بھیجے گئے اور کینٹ کے لوگوں نے اپنے بادشاہ کی مانند اصطباغ پایا۔ بمرور سال ہا سال مشنریوں نے تمام انگلستان میں آمد و رفت جاری رکھی اور انگلش لوگوں کے آبا و اجداد نے پانی کے چشموں یا حوضوں میں بپتسمہ پایا اور رفتہ رفتہ سبھوں نے دین عیسوی کا اقرار کیا +

+ + + + + +

مراسلات

انجمن حمایت اسلام پشاور

سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۳۵ جلد ۱۸

سوم- صفحہ ۲۰ سطر ۹ میں یوں تحریر فرماتے ہیں- کہ عیسائی دین کے موجودہ طریق کو ایک تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی غلط ثابت کرسکتا ہے- وہ ہمارے ختم المرسلین کی نسبت سیکڑوں[1] جھوٹے اور لغو بہتان باندھ کر عام لوگوں کے سامنے سناتے ہیں٭

ہم کہتے ہیں کہ یہہ صرف تعصب کی بات ہے- ورنہ بہت سے محمدی مولوی مسیحی دین کے غلط ثابت کرنے کے واسطے آمادہ ہوئے اور اس[2] وقت بھی کوشش کرتے رہتے ہیں- لیکن اُن کی کوشش بیفائدہ ولاحاصل ہے کیونکہ جو لوگ کہ خداوند اور اُس کے مسیح کے برخلاف منصوبے باندھتے ہیں خداوند اُن پر ہنسیگا- اور اُنہیں ٹھٹھوں میں اُڑاویگا٭

برعکس اِس کے ہم دلیری سے کہہ سکتے ہیں کہ محمدی دین کو ایک عام آدمی (بشرطیکہ منصف مزاج ہو) قرآن ہی کے روسے غلط ثابت کرسکتا ہے٭

[1] مسیحی لوگ تو اپنے خداوند کے حکم پر چلتے ہیں اور جھوٹ بولنے کو ایسا بُرا جانتے ہیں جس طرح زنا کو- مگر جھوٹ بولنا صرف محمدیوں کا کام ہے- کیونکہ اُن کے دین میں بعض موقعہ پر جھوٹ بولنا بھی جائز ہے٭

[2] بہت سے محمدی مولوی آج کل بازاروں میں وعظ کرتے ہیں کہ کسی طرح سے محمدی دین پھیلے لیکن کوشش بیفائدہ ہے وسمہ برابر دے کور- قاضی

پس چند آیتیں قرآن ہی سے اس مطلب کے واسطے ذیل میں لکھی جاتیں جن سے ثابت ہو کہ قرآن خدا کا کلام نہیں اور نہ یہہ دین خدا کی طرف سے ہے٭ قرآن میں لکھا ہے" افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا"- **ترجمہ** کیا تم قرآن میں فکر نہیں کرتے- اگر یہہ کلام اللہ نہ ہوتا تو تم اس میں بہت اختلاف پاتے- مطلب یہہ ہے کہ قرآن میں اختلاف نہیں ہے- اگر تم اختلاف پاؤ تو جان لو کہ یہہ کلام اللہ نہیں ہے- پس مندرجہ ذیل اختلافوں پر نگاہ کرو٭

اول- سورہ آل عمران میں لکھا ہے" انی متوفیک ورافعک الی"- **ترجمہ** ای مسیح میں تجھے مارونگا اور پھر اپنی طرف اُٹھاؤنگا- لیکن دوسرے مقام پر لکھا ہے" ما قتلوہُ وما صلبوہُ ولیکن شبہ لھم" **ترجمہ** نہ مسیح کو قتل کیا- اور نہ مصلوب کیا مگر اُن کو شبہ پڑگیا- پس معلوم ہوا کہ قرآن بقول خود کلام اللہ نہیں اور نہ یہہ خدا کی طرف سے ہے کیونکہ اس میں اختلاف پایا گیا٭

دوم- سورہ ہود میں لکھا ہے" وکلاً نقص علیک من انباء الرسل" یعنے (اے محمد) ہر ایک رسول کی ہم تجھے خبر دیتے ہیں- پھر سورہ نساء میں ہے" ورسلاً قد قصصناھم علیک من قبل ورسلا لم نقصص ھم علیک" یعنے بعض رسولوں کی ہم نے تجھے خبر دی اور بعض کی نہیں دی پس اِن دو آیتوں میں بھی اختلاف ہے- کیونکہ پہلے کہتا ہے کہ سارے رسولوں کی ہم نے تجھے خبر دی- دوسری میں کہتا ہے- کہ بعضوں کی ہم نے تجھے خبر نہیں دی- پس یہاں سے کیا معلوم ہوا؟ یہہ کہ قرآن الہامی کتاب نہیں اور اختلافوں اور نقایص سے پر ہے

سوم- سورہ بقر میں ہے" وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ" یعنے جس کو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو وہ بعوض اپنے روزہ کے ایک غریب کو کھانا کھلاوے- پھر لکھا ہے" فمن شھد منکم الشھد فلیصمہ" یعنے رمضان کا مہینہ آوے تم سب روزے رکھو- پس اِن دو آیتوں میں بھی اختلاف ہے- یہاں سے بھی ثابت ہوا کہ قرآن کلام اللہ نہیں اور نہ یہہ دین خدا کی طرف سے ہے- پس ای محمدیو کیوں خدا کے ساتھ دشمنی کرتے ہو تعصب کو چھوڑو اور مسیح خداوند کے پاس آؤ تاکہ تمہاری عقبی بخیر ہو- وہی صرف شفیع ہے وہی صرف خدا کا ابن وحید ہے- کوئی بغیر اُس کے شفاعت نہیں کرسکتا- سب گنہگار ہیں صرف مسیح معصوم اور بیگناہ ہے- وہی تم سبھوں کو بلاتا اور فرماتا ہے کہ اے تم لوگو جو تھکے اور (گناہ کے) بڑے بوجھ سے دبے ہو میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا٭ باقی آئندہ

راقم
خاکسار قاضی خیر اللہ از شہر پشاور

کاغذ کی ماہیت

شروع زمانے میں لوگ حرفوں کو پتھروں پر کندہ کرتے یا گیلی چکنی مٹی پر لکھ کر آگ میں پکا لیتے تھے- مصر کے لوگ ایک خاص قسم کے سرکنڈوں کے پتوں پر جو دریائے نیل کے کنارے پر پائے جاتے تھے لکھتے تھے- اُس سرکنڈے کو یونانی زبان میں پیپرس کہتے ہیں جس کو آج کل انگریزی زبان میں پیپر کہتے ہیں- یہہ مصری کاغذ یورپ میں تخمیناً آٹھہ یا نو صدی عیسوی تک کام آتا رہا٭

پہلے درختوں کی چھال سے بھی کاغذ بناتے تھے٭ کتاب کا نام لیٹن زبان میں لیبر تھا اس لفظ کے

اصلی معنے کھال کے اندرونی رُخ کے ہیں اس لیبر سے انگریزی لفظ لائبریری بنایا گیا (یعنے ذخیرۂ کتب) کہیں بس کا ذکر ہو کہ انگریز لوگ ایک درخت کی چھال پر جس کا نام بک تھا لکھتے تھے اُسی سے انگریزی لفظ بک ہو گیا ہو۔ اگلے زمانے میں اکثر لوگ درختوں کے پتّوں پر لکھتے اور اب بھی کئی ایک جگہ چمڑے۔ کپڑے۔ بھوج پتر پر لکھتے ہیں چنانچہ اہل ہنود اپنی مذہبی متبرک کتابوں کو اب تک بھوج پتّروں پر لکھتے ہیں +

وہ کاغذ جو آج کل برتا جاتا ہو پہلے پہل اِسے اہل چین نے ایجاد کیا تھا۔ عیسوی صدی کے شروع میں وہ درختوں کی چھال اور بانس کی کونپلوں اور روئی کو ملا جلا کر ایسا کوٹتے کہ ایک جان ہو کر کاغذ کے لئے ایک نرم مادہ یا مصالح بن جاتا تھا پھر اُسے ایک مربع تختے پر پھیلا دیتے تھے۔ ساتویں صدی میں اہل عرب نے چین والوں سے کاغذ بنانے کا فن حاصل کیا اور پہلا کارخانہ سمرقند میں قایم کیا گیا۔ جب اہل عرب ہسپانیہ پر قابض ہوئے تب کاغذ سازی کا فن وہاں پر بھی شایع کیا گیا پھر رفتہ رفتہ تمام یورپ میں پھیل گیا۔ لفظ کاغذ جو اب تمام ہندوستان وغیرہ میں بولا جاتا ہو شروع میں اہل عرب نے استعمال کیا تھا اس لئے یہہ لفظ اچھی طرح عربی الاصل معلوم ہوتا ہو۔ کاغذ سب سے پُرانی تحریر ہندی کی سنہ ۱۳۱۰ء مطابق ۲۶ سنہ ھ دریافت کی گئی ہو +

اب سب سے عمدہ قسم کا کاغذ کپڑے کے لتّوں اور چھیچھڑوں سے بنایا جاتا ہو کہ پہلے چھیچھڑوں کو اچھی طرح دھو دھا کر بھگو رکھتے ہیں۔ اس کے بعد اُس کو ایک قسم کے صندوق میں کہ جس کے اندر کی طرف تیز تیز چھریاں لگی ہوتی ہیں ڈالتے ہیں اور لٹھ کہ جس کے ارد گرد بھی بہت سی چھریاں نصب ہوتی ہیں اُس کے اندر پھراتے ہیں۔ وہ چھیچھڑے جو پانی میں پڑے ہیں جب اُن میں لٹھ گھومتی ہو تو وہ اندر ہی اندر روئی کی طرح دُھنے جاتے ہیں یہاں تک کہ چھیچھڑے اور پانی مل جُل کر ایک گاڑھا مادہ یا مائہ شوربے کی طرح بن جاتا ہو۔ پھر اُسے چونے کے ذریعے سے سفید کر کے ایک بڑی دیگ میں ڈال کر گرم کرتے ہیں اور ہلاتے رہتے ہیں +

پھر اُس سے زائد پانی نکال دیتے ہیں جب فقط کاغذ بنانے کا مصالح یا مائہ رہ جاتا ہو پھر کاغذ بناتے ہیں۔ پہلے کاغذ ہاتھ سے نکالا جاتا تھا۔ اب دخانی کلوں یا مشینوں کے ذریعہ سے نکالتے ہیں اور بہت جلد تیار ہوتا ہو +

کاغذ کا گاڑھا مائہ ایک باریک تار کے جالی دار کپڑے میں ڈالا جاتا ہو وہ کپڑا آگے آگے کھینچا جاتا ہو اور اُس میں پانی چھنتا جاتا ہو۔ جب خاص کاغذ کا مائہ یا مصالح تختہ پر رہ جاتا ہو تو اُس کو دو لٹھوں میں نرمی سے دباتے ہیں اُس کے بعد گرم بیلنوں سے دبا کر ایک سفید اور خشک کاغذ بنکر ایک لٹھ کے اِردگرد لپٹتا جاتا ہو۔ کاغذ کے مصالح سے فقط دو منٹ میں کاغذ تیار ہو جاتا ہو۔ ایک کل یا مشین سے ۲۴ گھنٹے کے عرصہ میں میل بھر کاغذ کا بند تیار ہوتا ہو۔ پھر کاغذ کے بند کو جتنا جتنا کہ درکار ہو کاٹ کاٹ کر دستے بنائے جاتے ہیں +

کاغذ بنانے کے لئے اگر چھیچھڑے ہم نہیں پہنچتے تو گھاس اور بھوسہ وغیرہ کو استعمال کرتے ہیں ہندوستان میں اس قسم کے بہت سے پودے ہیں جو اس کام میں برتے جاتے ہیں۔ ہندوستان اگر اُن پودوں کی اچھی طرح پرورش کرے تو تمام یورپ میں بآسانی فروخت ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہندوستان پر لازم ہو کہ یورپ سے کاغذ منگانے کے بجائے اپنا کاغذ بنائے۔ اب ہندوستان میں کئی ایک کارخانے بن گئے ہیں پر اور بھی ہونے چاہئیں۔ جسقدر علم بڑھتا جائیگا کاغذ کی ضرورت بھی اُسی قدر بڑھتی جائیگی +

راقم

موہن لعل۔ از امرتسر

انجیلی پہلی بشارت

نمبر ششم

الہام کے حصّہ اول کے زمان میں ہم ایک بات کا رواج فوراً دیکھتے ہیں یعنے فوراً اس انجیلی پہلی بشارت کے بعد اُس بات کو آدمزاد میں مروج پاتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہو اور یہہ غالب گمان ہو کہ خدا نے اُس موعود نسل کا خاص نشان و تصویر خود آدم اور حوّا کو بخشا اور اُنہوں نے اس نشان و تصویر کو اپنی اولاد کے سپرد کیا کیونکہ یہہ نشان و رسم اور شرع و حکم تمام آدمزاد کے واسطے تھا اور اسکا اجرا مداومت کے واسطے جب تک کہ وہ اصل وہ نسل ظاہر نہ ہو قایم رکھا گیا تھا کہ جو کوئی اس رسم و شرع کو استعمال میں لا کر اُس اصل و نسل کو یاد رکھے کہ ضرور وہ برپا ہوگی اور شیطان کے سر کو کچلیگی وہ نجات پاوے۔ آدم اور حوّا بھی اس نشان و تصویر و رسم کے استعمال سے اور اُس اصل و نسل پر ایمان کے ذریعہ سے نجات حاصل کر گئے +

چنانچہ دیکھو آدم کے دو بیٹے تھے ایک کا نام قائن اور دوسرے کا ہابیل تھا۔ ہمارے اول والدین نے یہہ حکم و شرع اُن کے سپرد کر دیئے کہ یہی جائز حکم تھا کیونکہ ذمہ واری علم میں ہو نہ بے علمی میں اور اُن کو فرمایا کہ ہمارے خالق و مالک کا حکم ہو کہ اگر تم اُس اصل و نسل کو یاد رکھوگے کہ ہمارا نجات دہندہ آتا ہو اور شیطان پر غالب آویگا اور اُس کے

نشان میں اس رسم کو بجا لاؤ گے کہ ایک برہ کو خواہ بھیڑوں میں سے ہو خواہ بکریوں میں سے مگر بے داغ اور تندرست اور یکسار ہو اور اُس کو میرے حضور ذبح کرو اور قربان چڑھاؤ اور یقین رکھو کہ جس طرح یہہ برہ ذبح اور قربان ہوا وہ جو آویگا گنا ہگاروں کے بدلے اپنی جان قربان چڑھاویگا تم ہلاک نہ ہو وگے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤ گے۔ یہہ دونوں بھائی خدا کے حضور نذر لائے۔ قائین نے خیال کیا کہ نذر کا حکم ہو نہ کسی خاص قربانی کا اس لئے میں اپنی محنت کے پھلوں میں سے اور اپنی زمین کے حاصلات میں سے کچھ ہدیہ گذرانونگا اور اُس نے ایسا ہی کیا مگر اُس کے بھائی حابیل نے صدق دل سے تایب ہو کر خدا کے حکم پر عمل کیا اور گلّے میں سے ایک برہ لاکر اُس کو ذبح اور قربان کیا۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ خدا نے قائین اور اُس کی قربانی کو نامنظور و نامقبول فرمایا اور اُس سے ناراض ہوا مگر حابیل سے خوش ہوا اور اُس کی قربانی کو پسند کیا۔ قائین کو اور اُس کی نذر کو اسلئے نامنظور کیا کہ اُس نے بے ایمانی سے خدائی مرضی و حکم کے خلاف اپنی مرضی و خیال کے موافق گذرانی تھی اور حابیل کو اور اُس کی قربانی کو اس لئے قبول و پسند کیا کہ اُس نے اِس قربانی کی حقیقت کو سمجھ کر ایمان سے خدا کی مرضی کے موافق گذرانا تھا۔ اگر یہہ تفسیر درست نہیں ہو تو یہہ تمام بات ٹھٹھا اور لغو معلوم ہوتی ہو کہ خدا خون سے خوش ہوتا ہو اور پھلوں سے ناراض۔ خدا تو بھیڑوں اور بکریوں کا خون نہیں چاہتا اور نہ پھولوں اور پھلوں کا محتاج ہو۔ سبب منظوری اور نامنظوری کا یہی تھا کہ ایک اُس اصل و نسل کو یاد کرکے اور اُسپر ایمان لاکر حکم کے بموجب اپنی قربانی لایا اور دوسرا اُس کو فراموش کرکے بے ایمانی سے حکم کے خلاف لاکر حاضر ہوا +

یہاں پر یہہ بیان کرنا بیجا نہ ہو گا کہ اِن دونوں بھائیوں کے وقت و عمل سے دنیا کے دو مذہب و دین جاری ہوئے ہیں یعنے ایک قائین کا مذہب جو نامنظور اور مردود ہو دوسرا حابیل کا مذہب جو منظور و پسندیدہ ہو۔ پہلا خدا کی مرضی اور حکم کے خلاف ہو دوسرا اُس کی مرضی و حکم کے موافق ہو۔ ایک میں غم و موت ہو کہ حکم عدولی کا ثمرہ یہی ہو دوسرے میں راحت و زندگی ہو کہ فرمانبرداری کا اجر ایسا ہی ہو۔ اول اپنی محنت کے پھلوں یعنے اپنی راستبازی اور اعمال حسنہ سے نجات کا طالب ہوتا ہو دوم اپنے گناہوں پر مغموم ہو کر اور اقرار کرکے کہ اعمال حسنہ اور راستبازی میرے پاس موجود نہیں خدا کے فضل پر بھروسہ رکھکر اور اُس اصل و نسل پر ایمان لاکر نجات کا خواہشمند ہوتا ہو۔ ایک میں سینہ زوری ہو دوسرے میں عجز اور فروتنی ہو۔ اول کہتا ہو کہ میں دولتمند ہوں اور اپنی دولت سے نجات کو خریدونگا دوسرا مقر ہو کہ میں غریب کنگال ہوں پر مفت فضل سے نجات حاصل کرونگا +

یہی دونوں مذہب و دین اب تک دنیا میں جاری ہیں اور قیامت تک رہینگے ایک شیطان کی ساخت ہو دوسرا خدا کی بخشش ہو۔ اِن دونوں مذہبوں کے سوا کوئی تیسرا مذہب نہیں ہو۔ دنیا کے تمام مذاہب اِن دونوں میں شامل ہیں +

جب تک کہ نوح نبی کے زمانہ میں طوفان نہ آیا تھا اور آٹھ اشخاص کے سوا تمام آدمزاد کو برباد نہ کیا تھا لوگ تھوڑے اور ایک ہی مُلک اور نزدیک نزدیک جگہوں میں بود و باش کرتے تھے تب تک یہہ الٰہی حکم و شرع یعنے قربانی مروج اور یادداشت میں تازہ رہی اگرچہ دوسرا دین بھی بڑھتا گیا اور گناہ زور و شور سے ترقی پر تھا۔ ہمارا مطلب یہہ ہو کہ اس حکم سے لوگ خوب واقف تھے اگرچہ اُس کی پیروی سے منحرف تھے اِس لئے اُن کا گناہ بہت بھاری تھا اور وے برباد ہوئے۔ طوفان کے بعد فوراً ہم معلوم کرتے ہیں کہ نوح نے جو اپنے گھرانے کا سردار تھا کشتی سے نکلتے ہی ایک مذبح بنایا اور اُس پر قربانی چڑھائی اور خدا نے اُس کو اور اُس کی قربانی کو منظور فرمایا بعد اِس کے جب زبانوں میں اختلاف اور تفرقہ ڈالا گیا جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ لوگ تتر بتر ہو گئے اور علیحدہ علیحدہ دور و نزدیک ملکوں میں آباد ہوئے تو وے اِس حکم و شرع اور رسم یعنے قربانی کو اپنے ساتھ لے گئے اور اپنی اپنی جگہوں میں مروج اور جاری کیا دوسرا دین بھی اُن کے ساتھ گیا اور اُن جگہوں میں مروج و جاری ہو گیا۔ اب آبادی بہت بڑھ گئی اور زمانہ کثیر گذر گیا اور اِن دونوں الٰہی اور شیطانی مذہبوں میں لوگوں نے بہت قسم کی زیادتی داخل کردی ہیں یعنے اگرچہ قربانی تو ہر ملک میں ہر قوم و اہل زبان میں پائی جاتی ہو اور کوئی اس سے خالی نہیں خواہ وہ قربانی و نذر کسی شکل و طرز کی ہو اور الٰہی مذہب کی اصل و مرکز و مدار قربانی ہی ہو لیکن قسم قسم کی قربانی اور قسم قسم کے دیوی اور دیوتاؤں بلکہ شیطان کے حضور نذر و قربانی گذراننا شروع کردیا اور جاری رکھا جاتا ہو اور قربانی کے مطلب کو یعنے اُس موعودہ نسل کو قصداً و سہواً فراموش کردیا ہو دوسرے مذہب یعنے اُس طریق کی شاخیں بھی جس کا دعوی ہو کہ اعمال حسنہ سے نجات حاصل ہوتی ہو بہت بڑھ اور پھیل گئی ہیں +

باقی آیندہ

راقم

(پادری) سی اوپل فیروزپور

واقعات و مسائل

ہمعصر آفتاب پنجاب مطبوعہ ۵ ستمبر بدین عنوان کہ "اصل آزادی اسکا نام ہی" یوں تحریر فرماتے ہیں کہ عقل تو باور نہیں کرتی کہ اہل امریکہ اور دیگر ممالک یورپ میں یہہ تجویز درپیش ہی جیسا کہ بیان کیا گیا ہو کہ عورتوں کے لئے ایک شوہر پر پابند رہنے کی قید اُٹھادی جانیکے لایق ہی۔ امریکہ اور تمام دیگر ممالک یورپ میں عموماً لوگ مذہب عیسائی کے ہی پیرو ہیں۔ اور جبکہ مذہب عیسائی میں مردوں کو دوسری شادی کے لئے (بحالت زندگی زوجہ) اجازت حاصل نہیں بلکہ ازدواج ثانی ایک سنگین جرم سمجھا جاتا ہی تو کسطرح ممکن ہو کہ عورتوں کے لئے ایسی نامعقول تجویز درپیش ہو۔ غالباً یہہ خبر کسی دل لگی باز بھائی کا فقرہ ہوگا" یہاں تک آپکا لکھنا نہایت صحیح اور درست ہو مگر آگے چلکر ہمعصر نے بفرض محال اس خبر کے صحیح ہونے میں جو اپنی رائے ظاہر کی اُس پر ہم نہایت افسوس کرتے ہیں کہ پنجاب کا ایسا معزز اخبار ہوکر اپنے دلی خیالات کو یوں ظاہر کرے۔ بلکہ فرض اخبار نویسی یہہ ہو کہ ایسے واہیات خیالات کو محض لغو ٹھہرا کے دوسروں کو غلط فہمی سے بچاوے اور عام اخلاق کی تائید کرے ہم اس من گھڑت خبر کی نسبت جو کچھہ گذشتہ نمبر کے ایڈیٹوریل میں لکھہ چکے ہیں لازم ہو کہ ہمعصر موصوف اسپر غور کریں +

اخبار عام اپنی عادت جبلی کے موافق لکھتا ہو کہ "لودیانہ کا عیسائی اخبار اگر جھوٹھا نہیں تو مقام سکندرآباد میں گیارہ عیسائی کئے گئے وغیرہ۔ ہم اپنے ہمعصر اخبار عام کو اور قیصر ہند کو صلاح دیتے ہیں کہ اگر آپ کو لودیانہ کے عیسائی اخبار کی ان خبروں پر جو مختلف مقامات ہندوستان میں بپتسمہ کی نسبت لکھی جاتی ہیں کچھہ شک ہو تو دریافت کرنے کے آج کل بہت سہل و آسان طریقے موجود ہیں آپ دریافت کر سکتے ہیں۔ لیکن ایسی تحریروں سے آپ بیفایدہ اپنے کو الانسان لقیس علی نفسہ کا مصداق بنا کے اپنی حاسدانہ و معاندانہ طبیعت خلاف مسیحی مذہب ظاہر کرتے ہیں جس سے ہماری صداقت نویسی کو ذرہ بھر نقصان نہیں پہنچ سکتا +

ایک بنگالی بی بی نے (جو عرصہ سات سال تک انگلستان میں رہی) ایک دیسی اخبار میں انگریزی سوسایٹی کی حالت پر ایک مضمون لکھا ہی۔ لیڈی موصوفہ کی رائے میں انگریزی سوسایٹی کی حالت اطمینان بخش نہیں۔ انکی رائے یہہ ہو کہ انگریزی سوشیل طریق خود پسندی کو بڑھاتے ہیں۔ عیش و عشرت کے خیالات پیدا کرتے ہیں اور ظاہری شان و شوکت کی خواہش کو ترقی دیتے ہیں۔ ہم اس موقعہ پر بی بی مذکورہ کی رائے سے نہ اتفاق ظاہر کرتے ہیں اور نہ مخالفت۔ مگر رائے مذکورہ کو اپنے ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ وہ اس پر غور کریں۔ اگر حقیقت میں انگریزی سوسایٹی کی تاثیر اسکے ممبروں پر ایسی ہی ہو جیسی کہ بی بی موصوفہ بیان کرتی ہیں تو ہمارے پیش رو اور سُرخ بطرف لنڈن جوانان کو اپنی تیز چال میں تامل و تحمل کے ساتھہ قدم اُٹھانا چاہئے +

آفتاب پنجاب ناقل ہو کہ دہلی میں مسمی جٹومل نامی ایک بقال کی عورت کے جسم کا حصہ زیرین ایک عرصہ سے بیکار اور خشک ہوگیا تھا۔ اسکو حمل رہ گیا اور جننے کے وقت درد زہ شروع ہوا تو ہندوستانی دائیوں نے دیکھکر جواب دیدیا کہ مولود کا مقررہ راہ سے پیدا ہونا بالکل غیر ممکن ہی اسکے ورثا لیڈی ڈاکٹر کو لائے اور صاحب سِول سرجن بھی حسب الطلب لیڈی ڈاکٹر تشریف لائے اور عورت مذکورہ کو اُٹھا کر شفاخانہ میں لے گئے۔ اسکا پیٹ چاک کرکے ڈاکٹر لیڈی نے بچہ کو نکال لیا اور پیٹ کو زہریلی غلاظت سے صاف کرکے فوراً سی دیا اب عورت معہ بچہ صحیح سلامت ہی۔ واقعی لیڈی ڈاکٹر کا اوپریشن قابل تعریف ہو +

آفتاب پنجاب بحوالہ ستارہ ہند ضلع دربھنگہ میں ایک میلہ کی عجیب کیفیت لکھتے ہیں جو برہمن سبھا کے نام سے مشہور ہو۔ اُس میں برہمن لوگ اُن ایام میں جبکہ ہنودوں کے ہاں شادیوں کی کثرت ہوتی اپنی اپنی ناکتخدا لڑکیوں کو لیکر آتے ہیں اور میلہ میں جو بوڑھے جوان ہرقسم کے آتے ہیں اور اُنہیں شادی کرنا منظور ہوتا ہو تو لڑکیوں کے والدین سے لڑکی کے بیچنے کی گفتگو ہوتی اور ایک نالایق امتحان کے بعد لڑکی کی قیمت قرار پاتی ہو اور شادی کی رسم ادا کرکے وہیں سے رخصت کردی جاتی ہو۔ یہہ برہمن سبھا کیسی شرمناک ہو! +

گجرات پنجاب میں بارود کے مکان کو جو شہر کے قریب واقع تھا گندھک پیسنے میں چکی کی رگڑ سے آگ لگ اٹھی تمام مکان کی چھت فوراً اُڑ گئی۔ ۴ آدمی ہلاک ہوئے جو مکان کے اندر بیٹھکر کام کر رہے تھے ۳۱۔ اگست کو بذریعہ منادی شہر گجرات میں حکم ہوا ہو کہ کوئی آدمی گلی کوچوں میں مال مویشی نہ باندھے ورنہ سزایاب ہوگا۔ اس حکم سے وہاں کے لوگ بہت ناراض ہیں +

عدالت سشن ہگلی میں ایک آٹھہ سالہ لڑکی پر ایک چار سالہ بچہ کو زیور کی خاطر ڈوبا کر قتل کرنے کا جرم لگایا گیا۔ جیوری کی رائے میں ملزم پر جرم ثابت نہیں

ہوا - لیکن سشن جج کی رائے میں شہادت سے جرم ثابت تھا - لہذا مقدمہ بغرض استصواب ہائی کورٹ میں بھیجا گیا ہی - اب امید ہی کہ حاکمان عدالت مذکورہ بہت عمدہ فیصلہ دینگے +

حیدر آباد کی خبر ہی کہ چند روز ہوئے نواب فخر الملک وزیر عدالت گاڑی پر سوار شہر میں سے نظام کی ملاقات کو جاتے تھے کہ سامنے سے دو ہاتھی آتے تھے انکو خوف ہوا کہ ضرر نہ پہنچے - پس گاڑی سے باہر کود پڑے - اور ایک خائف گروہ نے انکو دھکیا کے ایک گڑھے میں گرا دیا جس سے انکا گھٹنا اور ہاتھہ کا انگوٹھا مڑ گیا - ایک اور واقعہ مثل گذشتہ واقعہ سوار کے یہاں ہوا - دو لیڈیاں وکٹوریہ فٹن میں سوار شہر سے آتی تھیں اُسوقت دو سوار ملے جو دلکی گھوڑا دوڑائے آتے تھے - ایک سوار گاڑی کے ٹٹوؤں سے ٹکرایا ٹٹو گرا اور نقصان پہنچا - یہہ سوار پولیس کے حوالہ کیا گیا - سوار مذکور ایک سردار کا ملازم ہی - لیڈیوں کو کچھہ ضرر نہ پہنچا - واقعہ کی رپورٹ مالک سوار سے ہوئی ہی یقین ہی کہ مالک گاڑی کو ہرجانہ ملیگا اور اُسکی تحقیقات کامل ہوگی کہ کس وجہ سے یہہ واقعہ ہوا +

خبر ہی کہ حضور ویسرائے کے قیام آگرہ میں بہت بڑا دربار ہوگا - غالبًا ویسرائے کے داخلہ کے دوسرے دن یہہ دربار ہوگا - اجمیر میں ہز اکسلنسی رؤسا راجپوتانہ سے ملاقات فرمائینگے مگر کوئی دربار نہ ہوگا +

رفیع الاخبار بنارس لکھتا ہی کہ بابو بالیشر پرشاد صاحب دیوان مہاراجہ بنارس بوقت شام قلعہ رام نگر سے ہوا خوری کے لئے جنگ پور کی طرف گاڑی میں تشریف لئے جاتے تھے کہ رستہ میں دو بدمعاشوں نے دیوان صاحب موصوف پر لاٹھی چلائی - ایک لاٹھی پنڈت دیا شنکر انسپکٹر آف ریونیو کے بھی لگی جو دیوان صاحب کے ہمراہ تھے - دیوان صاحب کے ملازموں نے بدمعاشوں کا تعاقب کیا لیکن وہ دونوں اِس تیزی سے فرار ہوگئے کہ یہہ بھی پتا نہ لگا کہ وہ کون اشخاص تھے - دوسرے روز پولیس رام نگر نے تحقیقات کی میسمیان چھیدی و اننتو کو مجرم قرار دیکر عدالت میں چالان کیا - افواہًا سنا گیا ہی کہ ایک شخص نے جو مہاراجہ بنارس کا مصاحب ہی ملزموں سے وعدہ کیا تھا کہ اگر دیوان صاحب کو مارو گے تو میں تمہیں دو سو روپیہ انعام دونگا - اُس کی وجہ رنجش یہہ بیان کیجاتی ہی کہ اُسکے اختیارات دیوان صاحب نے بہت کچھہ نکال لئے اِسلئے انتقام کشی کے باعث اُسنے یہہ کیا +

وہی اخبار لکھتا ہی کہ جس ساحرہ عورت کی خبر ناظرین کئی مرتبہ اخباروں میں پڑھہ چکے ہیں کہ اُسنے اپنے سحر کے کرتب سے انگریزوں کو بھی متحیر کر دیا تھا آجکل بنارس میں ہی - اور روزمرہ سڑکوں پر پھرا کرتی تھی اور پیسے روپے وغیرہ بنایا کرتی تھی وہ ہفتہ گذشتہ میں گرفتار ہوگئی - وجہ یہہ ہی کہ ایک روز ایک مہاجن نے اُسکو اپنے ہاں بلوایا اور کہا کہ میرے پیر میں بہت زور سے درد ہی اُسے اپنے کرتب سے دور کر دے - اُسنے مہاجن سے کچھہ مٹی اور لونگ طلب کی اور کہا کہ مجھکو اپنی روکڑ دکھا دے تو میں تجھے بہت سی اشرفیاں بنا دوں - مہاجن نے لالچ میں آ کر اپنے روکڑ کی کوٹھری کھول دی - ایک ڈبیہ میں گیارہ عالمگیری اشرفیاں رکھی ہوئی تھیں اُنہیں ساحرہ نے چالاکی سے نکال لیا - اور چلتی ہوئی - جب مہاجن کو کچھہ شک ہوا تو اشرفیوں کو تلاش لیا - اشرفیاں ندارد - پولیس میں اطلاع کی - پولیس نے ساحرہ کو گرفتار کیا تو اشرفیاں اُسکے پاس موجود تھیں صرف چار اشرفیاں دو شخصوں کو اُسنے تقسیم کر دی تھیں باقی پولیس کے حوالہ کیں - اب صاحب مجسٹریٹ نے اُسکو دورہ سپرد کیا ہی کیونکہ یہہ عورت کئی مرتبہ سزایاب ہو چکی ہی +

اخبار عام لکھتا ہی کہ فرانس میں ایک تماشا گاہ میں تین شیر ایک گاڑی میں جوتے جاتے ہیں اِسکے علاوہ شیروں کو بچپن ہی سے ایسا سدھارا جاتا ہی کہ وہ اور بھی عجیب عجیب تماشے مثل سہ پہیہ گاڑی (ٹرئیسیکل) پر سوار ہونا - ناچنا کودنا - وغیرہ دکھلاتے ہیں - اور خوبی یہہ کہ سختی ذرہ بھی نہیں کیجاتی - ملائمت اور مزے سے سب کام لیا جاتا ہی +

مہاراجہ دلیپ سنگہ نے بغاوت کر کے خاطر خواہ ثمرہ پالیا - گھر بار تباہ ہوگیا - بیوی مر گئی - بچے دربدر پھرتے رہے آپنے نہ معلوم کہاں کہاں کی خاک چھانی اور کیا کیا دقتیں اُٹھائیں مگر بہت پچھتا کے قیصرہ ہند سے معافی مانگی تو قصور معاف کیا گیا لیکن اب وہ بات کہاں - سردار ٹھاکر سنگہ کے تینوں بیٹوں نے جو بغاوت و شرارت میں دلیپ سنگہ کے شریک ہوگئے تھے اور سنہ ۱۸۸۶ء سے پانڈیچری میں پناہ گزین تھے دلیپ سنگہ کی معافی کی خبر سنکر گورنمنٹ عالیہ سے معافی طلب کی - معافی تو شاید ملجاویگی لیکن ممکن نہیں کہ جو عزت اِن لوگوں کی سرکار میں پہلے تھی وہ اب انکو حاصل ہو +

ہندوؤں کی خام خیالی اِس سے ظاہر ہوتی ہی کہ اُنہوں نے کانٹھہ ضلع مراد آباد میں ہیضہ کو دور کرنے کے لئے ایک بھینسا بہت سجا کر نکالا جس کو اومری ضلع مراد آباد کے مسلمان پکڑ لے گئے اور کام میں لائے اور امروہہ ضلع مراد آباد میں ایک ڈولا سرحد کے باہر نکالا جس میں ایک سونے کی مورت قیمتی دو ہزار روپیہ کی تھی - اِن دونوں جگہوں میں بہت سخت ہیضہ تھا اور کثرت سے آدمی مرے +

لنڈن کا ایک اخبار لکھتا ہی کہ ملک مصر میں زمانہ دراز سے فرنچ زبان ترقی پذیر تھی - اور ہر ایک مدرسہ اور کالج میں اِسی زبان کی تعلیم دیجاتی تھی لیکن اب بڑی کوشش کے بعد فرنچ زبان کے بجائے انگریزی زبان کی تعلیم کو رواج دیا گیا ہی - اور انگلستان سے بہت سے پروفیسر اور ٹیچر مصر کو اِس غرض سے روانہ ہوئے ہیں +

فساد مشرقی سرحد کی ۱۲ ستمبر کی خبر ہی کہ ۹ ستمبر کو

وزیریوں کی ایک بھاری تعداد نے چنگ سیل پر حملہ کیا جہاں آدمی لکڑیوں کا جدید باڑا بنا رہے تھے کپتان برون کی پارٹی اجال سے آتی ہوئی دشمنوں کے قابو میں آگئی۔ جسکے ساتھ خرخشہ میں کپتان برون مجروح ہوئے اور چنگ سیل میں پہنچتے ہی فوت ہو گئے۔ اجال پر بھی حملہ کیا گیا۔ ایک سپاہی اور ۵ قلیوں کا کچھ پتہ نہیں ملتا۔ اور ۹ سپاہی جو چنگ سیل میں بانس کاٹ رہے تھے مفقود الخبر ہیں۔ اس طرح پر سپاہی اور ۳ قلیوں کا نقصان ہوا ہی۔ جن میں سے ممکن ہی کہ بعض جانبر ہوئے ہوں +

ایک دیسی اخبار کلین برہمنوں کی شادی کی ایک عجیب نظیر بیان کرتا ہی جو ابھی مشرقی بنگال میں وقوع پذیر ہوئی ہی۔ کسی منصف اور اُسکے بیٹے نے معاً دو بہنوں سے شادی کی ہی۔ بڑی باپ نے بیاہی ہی۔ ایڈیٹر تمسخر سے لکھتا ہی کہ آیا باپ کے بیٹے اس نئی بیوی سے اُسکے فرزند کی اولاد کے بھائی یا چچا ہونگے۔ بلکہ یہہ کہنا اور بھی مشکل ہی کہ باپ کا رشتہ اُسکے بیٹے کی اولاد سے کیا ہوگا۔ کیا وہ اُسکو چچا یا دادا کہینگے؟ +

دوربین لکھتا ہی کہ سلطان روم کو اُنکی خالہ نے ایک چار جبین عورت بطور تحفہ بھیجی ہی۔ کہتے ہیں کہ یہہ عورت بعمر سولہ برس نہایت حسین ہی۔ جب یہہ محل کی طرف روانہ ہوئی تو اُسکو ایک سُنہری گاڑی میں سوار کیا۔ گاڑی کے چاروں طرف پردے پڑے ہوئے تھے اور ہمراہ رکاب ایک جماعت حبشیوں خواجہ سراکی تھی (نورافشاں) کیا مولوی رفیع الدین صاحب پریزیڈنٹ انجمن اسلامی لورپول اُنکو کہہ سکتے ہیں کہ محمد صاحب نے کثیر الازواجی کی بیخ کنی کی ہی آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟

پیرس کے بڑے پاگل خانہ میں گیارہ سو کے قریب پاگل رہتے ہیں۔ ایک شخص نے بغرض تجربہ اُنکو ایک ناٹک تمسخر کا دکھلانیکی تجویز کی۔ تاکہ معلوم ہو کہ اُنکی گئی ہوئی عقل پر کچھ اثر پیدا ہو سکتا ہی یا نہیں دوران ناٹک میں بعض تو مسکرائے اور اکثر متوجہ ہو کر دیکھتے رہے۔ لیکن جونہیں ناٹک ختم ہوا اُنہیں خیال بھی نہ رہا کہ کیا ہوا تھا +

ضلع کسکار سے جانب شمال ۱۲ میل کے فاصلہ پر پہاڑی چشموں کے قریب ایک عجیب درخت پیدا ہوتا ہی۔ جو بلندی میں ۶ سات فیٹ اونچا ہوتا ہی اور تنہ آدمی کی کمر سے سہ چند موٹا ہوتا۔ سالانہ فصلوں پر اسکی پتیاں اسقدر تاباں و درخشاں ہوتی ہیں کہ انسان رات کے وقت ایک میل سے زیادہ فاصلہ پر اسکو دیکھ سکتا ہی۔ اسکے قرب وجوار میں ایسی تیز روشنی ہوتی ہی کہ عمدہ چھاپہ کی تحریر بخوبی پڑھی جا سکتی ہی +

لاہور میں ۱۵ ستمبر کی رات کو ایک بج کے ۳۵ منٹ پر شدت کا زلزلہ آیا مکانات بیخ و بنیاد سے ہل گئے۔ ٹھیک نہیں معلوم کہ کتنے عرصہ تک رہا لیکن حرکت دیر تک محسوس رہی۔ زلزلہ جانب شمال سے جنوب کی طرف جاتا ہوا معلوم دیا +

دوربین ناقل ہی کہ برہما میں محاصلات زمین سے سال گذشتہ میں دس لاکھ ۱۵ ہزار دوسو روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ حالانکہ خرچ کی رقم ایک کروڑ ۸۵ لاکھ ۲۴ ہزار روپیہ تک جا پہنچی۔ بات ہی کیا ہوئی ۷۵ لاکھ کا گھاٹا ہی۔ شاباش گورنمنٹ کی ہمت اور حوصلہ کو!

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

آگرہ میں وائسرائے کی آمد آمد کی خوب تیاریاں ہو رہی ہیں۔ کارخانہ آبرسانی بسرعت تیار ہو رہا ہی دربار کے لئے میدان بنایا جا رہا ہی اور شہر کی آراستگی شروع ہی +

مراد آباد کے خزانہ سے آٹھ سو پچاسی روپیہ کے ٹکٹ چوری گئے تحویلدار مشتبہ قرار دیا گیا ہی۔ دیکھئے نتیجہ کیا نکلے +

سیتاپور بریلی اور مراد آباد میں ہفتہ گذشتہ میں کئی وارداتیں وبائے ہیضہ کی وقوع میں آئیں +

میرٹھ میں عید الضحیٰ پر ہندو و مسلمانوں میں ناچاقی ہونے کی خبر غلط نکلی۔ شاید کسی فتنہ پرداز نے ناحق اخباروں میں مشتہر کرادی تھی +

لاہور میونسپل کمیٹی نے منظور کیا ہی کہ کُتوں پر ایک روپیہ سالانہ۔ گاڑیوں پر فی پہیہ چار آنہ۔ چھکڑوں اور یکوں پر فی پہیہ ۲ ماہوار ٹیکس لگایا جائے +

راولپنڈی کے ایک بنگالی نے جو دوسرے بنگالی کو مصنوعی ٹکٹ بیچکر دھوکا دیا تھا اُسکو چالیس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی +

امرتسر میں چرچا ہی کہ سردار شیر محمد خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر بھی اخبار ٹربیون پر نالش لیبل کرینگے۔ اخبار مذکور نے بمقدمہ مسٹر وار برٹن متعلق جلد ہوا کی سردار صاحب کے انصاف اور ذاتی لیاقت پر دل آزار حملہ کیا تھا +

راولپنڈی کے محکمہ لوکو موٹیو میں جو ایک میم صاحب اپنے متوفی خاوند کی جگہ کلرک مقرر ہوئی ہی وہ صرف براہ ترحم مقرر نہیں ہوئی بلکہ اکثر مردوں سے زیادہ قابل اور انٹرنس کی ڈگری یافتہ ہی +

سراج الاخبار جہلم ناقل ہی کہ اُن نوٹوں کی قیمت جو پچھلے سال تمام ہندوستان میں گم ہو گئے ہیں ایک لاکھ روپیہ سے زاید ہی +

پنجاب کے اخبار بالاتفاق اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ مسلمان قیدیوں کی داڑھی جیل میں نہ مونڈی جایا کریں +

ہوشیارپور کے علاقہ ہریانہ اور بہادر پور میں دو واردات ہیضہ کی ہوئیں۔ بخار کی کثرت ہی۔ ابھی تک کچھ نقصان نہیں ہوا۔ عطاروں اور دیسی حکیموں کی چاندی ہی +

سیالکوٹ - ماسٹر پربھو دیال جو پہلے سکاچ مشن سکول کے ہیڈ ماسٹر رہ چکے تھے بیرسٹر بننے کے لئے ولایت کو گئے +

زار روس کے برابر دنیا میں کسی دوسرے شخص کے پاس زمین نہیں ہے - اُن کی ذاتی ریاست کا رقبہ ۵ کروڑ ایکڑ ہے جو وسعت میں کل فرانس کے برابر ہے +

روس سے خبر آئی ہے کہ نواریخی پل دریائے مولڈا کا جو پریگ میں ہے ۴ ستمبر کو ٹوٹ گیا - ۲۰ آدمی سرنگوں پانی میں ڈوب کر مر گئے +

فرانس میں پُرانی جوتیوں کے چمڑے تئے اب کتابوں کی جلدیں بنتی ہیں - کوئی چیز بیفائدہ ضائع نہو تو بہتر ہے +

لنڈن - ۱۲ ستمبر ہیضہ پھیل رہا ہے - اسوقت ویلڈیواسٹاک میں اس کا بہت زور ہے +

برلن - ۱۲ ستمبر ٹیمینوں میں بغاوت برپا ہوئی ہے کنٹونل کا ایک ممبر مارڈالا گیا ہے - اور اُس کے ہمراہی ہجوم بھی بھاگ گئے ہیں فوج فساد فرو کرنیکے لئے جاری ہے +

لنڈن - ۱۳ ستمبر - چار رہپتیہ کے لوگ جو برٹش افسروں کے قتل کے مرتکب ہوئے تھے گرفتار ہوئے ہیں +

آسٹریا کے دو فوجی افسروں نے غبارہ پر سات سو میل کا سفر طے کیا - آفتاب پنجاب لکھتا ہے کہ کسی دن دنیا کے گرداگرد اور بیچوں بیچ غبارہ میں بیٹھکر چکر لگا وینگے +

نیویارک (امریکہ) میں ایک ایسی کمپنی زیر تجویز ہے جو ½ ۱ لاکھ ڈالر سے شہر کے ہر گھر میں نالیوں کے ذریعہ دودھ پہنچایا کریگی جس طرح گیس کی روشنی بہم پہنچائی جاتی ہے +

جرمنی کے کلکٹروں نے ہندوستانی اسٹامپ کی جعلسازیاں دو دفعہ دریافت کی ہیں - ایک دفعہ ۱۸۸۶ء میں اور دوسری دفعہ ۱۸۸۹ء میں +

ولایت میں مسٹر ملاباری نے جو اہل ہند کی کم سن بیوؤں کی طرف سے کی ہے اُس کا نقش وہاں کے لوگوں کے دل پر خوب جم گیا ہے - اور عنقریب نتیجہ ظہور میں آوے گا +

طہران سے سات میل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے جس نے موسم گرما میں شملہ کی سردی خوشنما نظاروں اور پہاڑی کیفیت کو مات کر دیا ہے - اس پر طہران کو بڑا فخر ہے +

خان برجستہ ون کا ایک اہلکار پندرہ لڑکے لیکر پشاور میں پہنچا ہے جن کو باجہ اور بگل بجانا سکھایا جائیگا +

مہر نیمروز مخبر ہے کہ ملک عرب میں حج ہی کے روز وبائے ہیضہ شروع ہوئی - بہت حاجی اُس مرض مہلک میں گرفتار ہو کر دنیا سے گذر گئے +

عام مخبر ہے کہ شاہ ایران کی بیگم صاحبہ کی آنکھیں جاتی رہیں - یوروپین ڈاکٹروں کے علاج معالجہ سے کچھ فائدہ نہوا +

وہی اخبار لکھتا ہے کہ سلطان روم کے حکم سے ۲۰ حکیموں کی ایک کمیشن مقرر ہو کر سلطنت روم کی آبادی کم ہونے کی نسبت تحقیقات کریگی +

سلطان نامی جہاز جو کلکتہ میں حاجیوں کو لیکر آیا ہے ان کی حالت بہت کچھ قابل افسوس ہے ہیضہ اور چیچک میں مبتلا مرنے پر تیار ہیں - ڈاکٹر علاج کر رہے ہیں +

شملہ - ۱۳ ستمبر - گزٹ آف انڈیا میں اعلان ہوا ہے کہ حضور وائسرائے ۱۶ - ڈسمبر کو کلکتہ میں دربار لیوی منعقد فرمائیں گے اور ۱۸ - ڈسمبر کو ڈرائینگ روم کا جلسہ ہوگا +

روس میں ایک گڈریا مرا ہے جو گڈریوں کا گویا بادشاہ تھا - اس کے قبضہ میں ۶ لاکھ ایکڑ اراضی تھی - دس لاکھ بھیڑ بکریوں کا مالک تھا - اور ۳۲ ہزار کتے بھیڑوں کی حفاظت کے لئے رکھتا تھا +

شحنہ ہند لکھتا ہے کہ آنریری مجسٹریٹوں کی شکایتیں اور بیضابطگیاں گورنمنٹ میں جمع ہو رہی ہیں - امید ہے کہ ملک اُن کے وجود سے بہت جلد پاک ہوگا +

سکندر آباد کی ایک کوٹھی میں نہایت بیش بہا جواہرات آئے ہیں جن کی نسبت کہا جاتا ہے کہ ڈوگر کر بہ نگال گئے ہیں - ان میں ایک موتیوں کے ہار کی قیمت ڈھائی لاکھ کے قریب ہے +

صاحب ڈسٹرکٹ جج ہگلی نے سب ڈویژن جہان آباد میں معائنہ کے وقت ۳ ہزار کورٹ فیس اسٹامپ کی چوری دریافت کی - یہاں اہل عملہ لائسنس والوں کے پاس بکثرت اسٹامپ فروخت کرنیکے عادی ہیں +

گورنمنٹ ہند نے اس امر کا تصفیہ کر لیا ہے کہ دیسی ریاستوں کی وہ فوج جو شہنشاہی حفاظت کے لئے دی گئی ہے خاص طور پر تعلیم حاصل کر کے سرکاری خط کتابت میں شہنشاہی ملازمت کی فوج کے نام سے موسوم ہوگی +

کاٹھیاواڑ کی ریاستہائے بھونگرا اور جوناگڈھ نے سرحدی حفاظت کے لئے فوج کا دینا منظور کیا ہے - جسکو گورنمنٹ ہند نے منظور کر لیا ہے +

کوہ آبو کی خبر سے معلوم ہوا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد حضور گورنر جنرل کے ایجنٹ ہز ہائینس نواب صاحب ٹونک کو نائٹ گرینڈ کمانڈر آف دی انڈین امپائر کا خطاب دینگے

قصبہ منگلور میں ایک دن میں سانپ نے سات آدمی کاٹے جن میں سے پانچ مر گئے اور دو انگلی یا گوشت زخم تیز چاقو سے فوراً کاٹ ڈالنے کے باعث بچ گئے +

لکھنؤ حسین آباد کے لئے بخلاف چودہری نصرت علی نواب مہدی علی خان صاحب سکرٹری تجویز ہوئے - لیکن تا آنکہ نواب لفٹنٹ گورنر کے مستقل نہونگے +

روئداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی لودیانہ

منعقدہ ۳۰ جولائی سنہ ۱۸۹۰ء یوم چہارشنبہ بوقت ۴ بجے شام

باجلاس شاہزادہ محمد نادر صاحب پریذیڈنٹ میر مجلس وحاضری سردار بچھی سہائے صاحب - خواجہ احسن شاہ صاحب - مولوی محمد حسن صاحب - لالہ منسا رام صاحب اول - چودھری کندن لعل صاحب - لالہ سبے رنگ صاحب - مسٹر ایم وایلی صاحب - سید سردار علی صاحب لالہ منسا رام صاحب دویم - لالہ رام جیداس صاحب منشی وجیہ الدین صاحب +

تحریر ظہری جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ نمبر ۶۸۰ مورخہ ۱۹ اپریل سنہ ۱۸۹۰ء برکاروائی صیغہ فنانشل گورنمنٹ پنجاب نمبر ۶ ۵۷ مورخہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۹۰ء درباب سپردگی انتظام میلہ ہائے کلاں پر متکفل بورڈ ہائے مع مسودہ قواعد انتظام میلہ مرتب کردہ سب کمیٹی مقرر کردہ رزولیوشن کمیٹی نمبر ۱۰ مورخہ ۲۵ - اپریل سنہ ۱۸۹۰ء نسبت انتظام میلہ روشنی حسب ذیل کمیٹی میں پیش ہوئے +

قواعد

یہہ میلہ بنام نہاد میلہ روشنی موضع خانقاہ حضرت پیران پیر اندر حدود میونسپل لودیانہ زمین ویری متعلقہ قلعہ ۹ تاریخ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۹ ہجری سے شروع ہو کر ۱۲ تاریخ ماہ مذکور تک سالانہ ہوتا ہے اراضی گرداگرد خانقاہ و نیز سبھی سڑک ہائے اندر حدود میونسپل واسطے اوتارنے تماشائیاں و پیشہ وران و جانوران و گاڑی ہائے وغیرہ و قیامی دوکانات بازار و شفاخانہ و پاخانجات عارضی تا ایام میلہ تقسیم کرنے کا اختیار میونسپل کمیٹی لودیانہ یا جس کو یا جن کو کمیٹی مذکور بالخصوص اسبارہ میں اختیار دے رہیگا +

(۲) واسطے مصارف عملہ پولیس و شفاخانہ و صفائی وغیرہ فیس جس کی تعداد ایک آنہ سے لیکر للعہ تک حسب حیثیت دوکانداران و پیشہ وران جو یافت کے لئے میلہ میں آتے ہیں ہوگی میونسپل کمیٹی لودیانہ یا جس کو یا جن کو کمیٹی مذکور نے خاصکر اختیار دیا ہو وصول کرینگے +

(۳) جو زر فیس وصول ہوگا اسکو مصارف متذکرہ ماسبق میں خرچ کرینگے بصورت بچت کسی قدر رقم کے میونسپل لودیانہ کے سرمایہ میں جمع کرینگے اور درصورت رہنے کمی فیس کے خرچ سرمایہ مذکور سے دیا جاویگا +

کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ قواعد مرتب کردہ سب کمیٹی منظور کئے جاویں اور نسبت وصول فیس مطابق ضمن (ب) دفعہ ۳۹ - ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۸۴ء و قاعدہ نمبر ۳۸ قواعد ملیہ منسلکہ کاروائی گورنمنٹ پنجاب نمبر ۶ ۵۷ مورخہ ۱۰ - مارچ سنہ ۱۸۹۰ء بموجب دفعہ ۴۲ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۸۴ء اشتہار بمعیادی ۳۰ یوم دیا جاوے اور بعد انقضائے میعاد مذکور اگر فیس مذکور کے بارہ میں کوئی عذرداری ہائے گذریں جلسہ خاص میں فیصلہ کے لئے پیش ہویں اور بصورت نہ گذرنے عذرداریوں کی صاحب پریذیڈنٹ بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ گذارش کریں کہ منظوری گورنمنٹ نسبت وصول فیس بموجب قاعدہ ۳۸ قواعد ملیہ منسلکہ کاروائی مذکور گورنمنٹ پنجاب نمبر ۶ ۵۷ مورخہ ۱۰ - مارچ سنہ ۱۸۹۰ء حاصل کی جاوے +

اشتہار مسیحی میلہ موضع کوٹلی

باجوہ متصل نارووال

یہہ وہی میلہ ہے جو سال گذشتہ میں بھی ہوا تھا اس میلہ کو جاری ہوئے یہہ تیسرا سال ہوگا +

۲۰ - نومبر سنہ ۱۸۹۰ء کو قبل از دوپہر سب صاحبان جو نارووال سے دور کے رہنے والے ہیں تشریف لاویں - اُسی تاریخ شام کو بندگی ہوگی حلقہ کوٹلی کے لوگوں کا بپتسمہ ہوگا بعد بپتسمہ کے پادری ایچ ای پرکنس صاحب وعظ کرینگے - پھر کلیسا کوٹلی کے بچوں اور بیواؤں کو انعام تقسیم ہوگا +

۲۱ تاریخ نومبر صبح سے میلہ شروع ہوگا اول نماز ہوگی ۱۱ بجے سے کرکٹ ہوگا - بعد اسکے پنجہ یعنی کشتیاں ہوں گی پھر عیسائی بچوں اور مشن سکولوں کے لڑکوں کو ہمارے ایک معزز صاحب کے ہاتھ سے انعام تقسیم ہوگا +

قریب ۲ بجے دن کے چند مناد اپنے اپنے کام کا بیان کرینگے - پھر کھانا ہوگا اور نماز ہوگی اُسوقت ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب بہادر نصیحت کرینگے - مہربانی فرما کے جو صاحب تشریف لاوینگے اپنے اپنے دورہ کے مقامات کی تاریخیں نارووال کے قریب قریب مقرر فرماویں اور ہر ایک جگہ کے مناد اور مسیحی بھائی جو تشریف لاسکیں ضرور تشریف لاویں اور میلہ کو رونق بخشیں +

اس سے غرض صرف یہہ ہے کہ ہمارے گرد نواح کے علاقوں میں مسیحی روشنی چمکے اور جسمانی اور نفسانی میلے جن میں طرح طرح کے گندے گیت اور تن من کی بُری خواہشوں کو پورا کرنا لوگ اپنی خوشی کا کمال سمجھتے ہیں اُن سے لوگ باز آویں اور خصوصاً مسیحی لوگ ایسے میلوں سے علیحدہ ہو جاویں - اور کلیسا کے لوگ ایسے میلے قایم کریں جن میں خداوند کے جلال کا جھنڈا بلند ہو +

المشتہر

بندہ عظیم خان خلف منشی بخش اللہ خان بخشی کارکن میلہ زیر نگرانی پادری لارنس صاحب مشنری نارووال

نئی کتابیں

پریسبٹیرین کلیسا کا انتظام عدالت۔ جو سنڈ ہند کے حکم سے شایع ہوا۔ رومن اُردو میں کپڑے کی جلد قیمت فی کاپی ۶۔ محصول ڈاک دو کاپیوں پر ۳ +

سوال وجواب مختصر۔ نئی طبع بحروف فارسی۔ کاغذ کے پٹھے۔ جسکی قیمت فی کاپی ۱۔ محصول ڈاک دو کاپیوں پر ۳ +
درخواست معہ قیمت بنام منیجر نورافشاں بھیجنی چاہئیں +

اخبار عام لاہور کا اِشتہار

اخبار عام ۲۰ سال سے جاری ہے آجکل ہفتہ میں تین بار چھپتا ہے۔ سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک مبلغ ۶ (چھ روپئے) ہے۔ بلا محصول ڈاک مبلغ ۳ (تین روپئے)
یکم اکتوبر ۱۸۹۰ء سے اِسکے انتظام میں ترقی ہوگی۔ ایک روزانہ اخبار عام شایع ہوگا اُسکی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک (۱۲) ہوگی۔ بلا محصولڈاک (۱۰) ایک ہفتہ وار اخبار عام ہوگا جس میں کل ہفتہ کے پرچوں کے تمام مضامین اور خبریں درج ہونگی اُسکی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک (۳) ہوگی۔ بلا محصولڈاک (للعہ) +

یہہ اشتہار اس غرض سے شایع ہوتا ہے کہ آجکل اخبار عام کا نمونہ دیکھنے کا جس صاحب کو شوق ہو وہ اطلاع دیں تو بلا قیمت ایک پرچہ روانہ ہوگا اور آیندہ جس صاحب کو ہفتہ وار اخبار عام یا روزانہ اخبار عام میں سے جسکی خریداری کا منشا ہو اُس سے مطلع فرماویں کہ اُنکا نام اُسی رجسٹر خریداران میں درج کیا جاوے +

راقم
مہتمم اخبار عام لاہور

اِشتہار

محکمہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ۔ انڈمن و نیکو بار ائیلینڈس

مقام پورٹ بلیر

کارروائی متفرقہ نمبر ۲۰ بابت ۱۸۹۰ء و ۱۸۹۱ء

بمقدمہ ملکیت میارام متوفی

چونکہ ملا وارام سکنہ پورٹ بلیر نے انتظام ملکیت و جائداد متوفی میارام سابق سکنہ پورٹ بلیر کے لئے برائے سندات انتظام کے محکمہ ہذا میں درخواست گذرانی ہے۔ بموجب سکشن ۶۹۔ ایکٹ ۵ ۱۸۸۱ء سب لوگوں کو جو کسی طرح کا تعلق نسبت جائداد و قرضہ میارام مذکور متوفی کے رکھتے ہوں اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر دے ضرور جانیں تو خواہ اصالتاً یا مختاراً بمقدمہ مذکور بتاریخ ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۰ء حاضر کچہری ہوں جسوقت کچہری ملا وارام مذکور کی درخواست پر کارروائی شروع کرے اور مقدمہ مذکورہ کی نسبت فیصلہ نافذ کرے +

یہہ مجھے تفویض کیا گیا اور آج ۱۸۔ تاریخ اگست ۱۸۹۰ء کو اس کچہری کی مہر ثبت کی گئی +

ای ایچ مین اسکوائیر
قایم مقام ڈسٹرکٹ جج

لودیانہ

ہفتہ گذشتہ میں یہاں مسمی نبی بخش نورباف کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جسکے جسم پر پوست مطلق نہ تھا سب اعضا درست تھے مگر بالکل گوشت برنگ سُرخ نمایاں تھا چنانچہ اُسکو شفاخانہ میں لیجاکے ڈاکٹر صاحب کو دکھلایا جنہوں نے کوئی عرق ادویہ اُسکے تمام بدن پر لگا دیا اور جلد سخت مثل پوست ہوگئی۔ شام تک زندہ رہکر مر گیا +

شہر میں بیماری بخار وغیرہ کا بڑا زور ہے شفاخانہ شہر میں بیماروں کی ہر صبح کو اس قدر کثرت ہوتی کہ ڈاکٹر اور کمپونڈر حیران ہوجاتے ہیں۔ سُنا گیا ہے کہ اشنان کنوئیں کا پانی صاف نہیں کیا گیا۔ علاوہ ازیں تبدیل موسم بھی ایک وجہ زیادتی بیماری کی ہے +

ہمارے پاس ایک شخص کی تحریر بدین مضمون براو اندراج پہنچی ہے کہ دریولا کمیٹی کیطرف سے سولہ زاید لال ٹین شہر کے اُن موقعوں پر جہاں ضرورت معلوم ہو لگانیکا حکم ہوا تھا پس وے زاید لال ٹین جنکی منظوری کمیٹی سے بغرض آسایش و رفاہ عام ہوئی تھی بعض ممبران کمیٹی نے اپنے اپنے دروازوں کے سامنے لگوا دیں۔ بقول مثل کہ اندھا بانٹے ریوڑیاں گھر والوں کو دے۔ اُمید ہے کہ ہماری میونسپل کمیٹی جو ہمیشہ ہر ایک امور آسایش عوام میں مشغول مصروف ہے اسکی جانب متوجہ ہوگی +

ہم نے کسی گذشتہ پرچہ میں میر عنایت حسین کی بلی کی نسبت جو کسی شخص نے مار ڈالی تھی اور مالک بلی نے بیس روپیہ تاوان میراں بخش باورچی سے لیکر راضی نامہ کرلیا ذکر کیا تھا اب میراں بخش مذکور کیطرف سے ایک تحریر بمقدمہ مذکور ہمارے پاس آئی جسمیں نامبردہ لکھتا ہے کہ اُسکو فریب دیکر اقراری کرایا اور بیس روپیہ لئے درحقیقت اُسنے بلی کو نہیں مارا چونکہ مضمون تحریر طویل اور بدخط ہے اُسکے درج کرنے میں معذور ہیں +

دِن کیوقت بشدت گرمی پڑتی ہے اور تمازت آفتاب اِسقدر ہے کہ دس بجے کے بعد گھر سے نکلنا آدمیوں کو دشوار ہے کبھی کبھی ابر ہوتا ہے اگر قدرے بارش ہوجائے تو موسم اعتدال پر ہوجائے اور کثرت بیماری میں کمی واقع ہو +

شہر میں سڑکوں اور کوچوں کی صفائی بتوجہ وکوشش چھجو خانصاحب داروغہ صفائی عمدہ ہے مگر بدرویں بہت متعفن ہیں کیونکہ جب مہتر اُنکا پانی نکالتا تو اوپر سے بہشتی اپنی مشک سے اِسقدر تھوڑا پانی ڈالتا ہے جو غلیظ پانی کو بہانے کے لئے کافی نہیں۔ گویا ایک مشک سے ایک محلہ بھر کی نالی صاف کرنے کو ایک باریک دھار برائے نام نالی میں ڈال دینے کو کافی سمجھتا ہے +

واسطے پادری ای۔ پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وہائلی صاحب منیجر کے اہتمام سے چھپا